Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 02,
Jan – March 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

اسلام میں تفریح کے اصول اور اساسیات
قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں ایک جائزہ

The Basic Principles of Recreation in Islam
An analysis in the light of Quran, Sunnah and Islamic jurisprudence

Muhammad Wiqar *
Ph.D.Scholar Department of Study of World Religions, Abdul Haq Campus,
Federal Urdu University, Karachi.
Dr.Hafiz Muhammad Sani **
Chairman, Department of Quran and Sunnah, Abdul Haq Campus,
Federal Urdu University, Karachi.

Version of Record
Received: 08-9-21 **Accepted**: 27-10-21
Online/Print:25-March-2022

ABSTRACT

This article deals with "basic Principles of recreation in Islam" A critical evaluation and analysis of the topic concludes in the article that whether for males or females the opportunities for recreation are permissible in Islam be it for the purpose of entertainment, sports or physical exercise to keep one physically active and fit. The Prophet (SAW) has himself praised and encouraged physical activities like horse riding and racing, aiming and swimming etc. as such physical activities not only keep one fit and healthy. However, like other fields, Islam has laid certain principles for recreation.

This article discusses such principles and limitations in detail that although recreation in itself is permissible for men and women provided they do not become ends in themselves or do not cause one to waste one's time or make one go astray and keep one from performing what one is supposed to and providing that the limitations imposed by sharia are not violated such as use of music, gambling,

spendthrift, unislamic dress code or mixing of males and females so that Islamic laws of veil are violated.
Summarily, Islam does not prohibit either sex from recreation, however, one must keep in the mind that time is an important asset to be utilized in performing the deeds worth doing for one for one's temporal and eternal success rather than wasting such a precious asset in wasteful activities making them ends in themselves rather than as means.
***Key words**: Recreation, Jurisprudence, Islam, Entertainment, Sports, activities.*

تفریح کے معنی ہیں دل کو فرحت بخشنا، خوشی اور مسرت پہنچانا۔ جب انسان ایک ماحول میں مسلسل رہتا ہے یا مسلسل ایک ہی کام کر رہا ہوتا ہے تو اس سے اُکتا جاتا ہے اس اُکتاہٹ کو دور کر کے ذہنی سکون کا حصول تفریح کہلاتی ہے۔

آزاد دائرۃ المعارف ویکیپیڈیا میں تفریح کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

" تفریح (Entertainment) سے مراد کوئی بھی ایسی سر گرمی ہے جو لوگوں کو فرصت کے اوقات میں اپنے آپ کو محظوظ یا مسرور (Amuse) کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔"[1]

عربی میں تفریح لفظ "فرح" سے مشتق ہے جس کے معنی دل لگی، ہنسی مذاق، خوشی و مسرت، فرحت اور اطمینان وغیرہ حاصل کرنے کے آتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا"[2] ترجمہ: ''آپ کہہ دیجیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی سے ہے، تو چاہیے کہ وہ لوگ خوش ہوں۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

"فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ"[3] ترجمہ: '' جنتی لوگ خوش ہوں گے، ان نعمتوں پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں''۔

انگریزی میں تفریح کو Fun, Enjoyment, Relaxation, Leisure, Pleasure, Amusement, Entertainment, کہا جاتا ہے، یعنی تفریح لطف اندوی کے طریقوں کو کہا جاتا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریح کا تصور بھی اتنا ہی قدیم ہے جتنا انسانی تاریخ بلکہ جانوروں میں بھی تفریح کا شعور پایا جاتا ہے۔ قدیم تاریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تفریح کے لیے باقاعدہ انتظامات کیے گے تھے، اور تفریحی مقامات کا قیام عمل میں لیا جاتا تھا قدیم تہذیبوں میں میدان مختص ہوتے جس میں تفریح کے ذرائع لوگوں کو میسر کیے جاتے، جن میں بعض تفریح، کھیل کود تو انتہائی مفید اور صحت مند ہوتے جیسے دوڑ، گھڑ دوڑ نشانا بازی، تلوار بازی، نیزہ بازی، تیراکی وغیرہ لیکن بعض غیر انسانی طریقے بھی

تفریح کے لیے استعمال کیے جاتے جیسا کہ تہواروں یا دیگر مواقع پر انسان کی لڑائی کسی وحشی جانور سے کروائی جاتی یا انسانوں کو آپس میں لڑوایا جاتا تلوار بازی یا نیزہ بازی کروائی جاتی اور اس میں وہی شخص فاتح قرار دیا جاتا جو زندہ بچ جاتا، ان کھیلوں کے لیے زیادہ تر قیدی یا غلاموں کو استعمال کیا جاتا تھا۔

انسان کے سر پر کوئی چیز رکھ کر اس کا نشانا لگانا جس میں بعض دفعہ نشانا چوک جانے کی صورت میں انسانی جان جانے کا خدشہ بھی ہوتا تھا اسی طرح کسی زندہ جانور کو نشانا بنانا، جانوروں کو آپس میں لڑانا وغیرہ شامل تھے۔

ان کھیلوں کے کچھ باقیات اب بھی دنیا میں رائج ہیں، جیسے فری اسٹائل کشتی (**Freestyle Wrestling**)، کبوتر بازی، مرغے، کتے، بیل اور دیگر جانوروں کو آپس میں لڑوایا جاتا ہے۔ جب کے ایسا کرنے سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔

جیسا کہ ابو داؤد میں ہے:

"عن ابن عباسؓ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن التحریش بین البہائم "[4]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔"

آج بھی کئی مغربی ممالک میں بل فائٹنگ (**Bullfighting**) کا کھیل کھیلا جاتا ہے، اور سالانہ ڈھائی لاکھ بیل اور بہت سارے انسان تفریح اور کھیل کے نام پر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

آزاد دائرۃ المعارف ویکیپیڈیا میں ہے کہ:

"اگرچہ بعض جگہ پر اس کو خون کا کھیل سمجھا جاتا ہے لیکن کچھ ممالک میں اسے آرٹ کی شکل یا ثقافتی تقریب کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ اسپین میں۔ مقامی طور پر اس کی وضاحت ثقافتی تقریب یا ورثہ کے طور پر کی جاتی ہے۔ اس خونی کھیل میں ہر سال تقریباً اڑھائی لاکھ بیل موت کی نظر ہو جاتے ہیں اسپین میں بل فائٹنگ کو وزارت تعلیم، ثقافت اور کھیل چلاتے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ زخمی ہونے کے بارے میں کوئی اعداد و شمار نہیں رکھے جاتے ہاں مگر یہ ریکارڈ ضرور رکھا جاتا ہے کہ کتنے بیل اس کھیل میں شامل ہوئے۔ ایک غیر سرکاری ویب سائٹ کے مطابق، 2013 میں اسپین میں کل 661 بیل فائٹس کے دوران 47 افراد زخمی ہوئے تھے۔"[5]

جبکہ اسلام نے ایسے تمام کھیلوں کو منع فرمایا ہے جس میں کسی جاندار کی جان بے فائدہ چلی جائے۔ لہٰذا بل فائٹنگ میں کھیل کے نام پر جو جانوروں کو قتل کیا جاتا ہے یہ قطعاً حرام ہے۔

چنانچہ حدیث شریف آیا ہے کے ایسا جانور قیامت کے دن اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعوی دائر کرے گا اور اللہ تعالی سے اس شخص کی شکایت کرے گا کہ اس نے مجھے بلا کسی فائدہ کے قتل کیا۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من قتل عصفوراً عبثاً عج الی اللہ عزوجل یوم القیامة، یقول: یا رب!ان فلانا قتلنی عبثاً، ولم یقتلنی منفعةً"[6]

" جس نے کسی چڑیا کو عبث یعنی بلا فائدہ قتل کیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالی سے فریاد کرے گی کہ اے اللہ ! اس نے مجھے بیکار قتل کیا اور مجھے منفعت اور فائدے کے لیے قتل نہیں کیا۔"

جبکہ اسلام ایسے تفریح اور کھیل جن میں خلاف شرع کاموں کا ارتکاب ہوتا ہو، مثلاً بے فائدہ کسی جاندار کی زندگی کو خطرہ ہو، ایسی تفریح اور کھیل جس میں ناچ گانا، رقص و سرور کی محفلیں، جوا، قمار، بے پردگی، بے حیائی ہو اس کو ناجائز اور حرام قرار دیتا ہے۔ اسی بات کی مزید وضاحت کے لیے ہم اس کو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں جائزہ لیں گے۔

قرآن کی روشنی میں تفریح کے اصول اور اساسیات کا تحقیقی جائزہ:

ایک مسلمان مرد وزن کی زندگی کا ایک ،ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے ،اس لئے مسلمان اپنا وقت بے مقصد کھیل اور بے مقصد کاموں میں ضائع نہیں کرتا، بلکہ ہمیشہ ایسے کام کرتا ہے جس میں دین، یا دنیا کا کوئی خاطر خواہ فائدہ اس کو ضرور ملے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"[7]

میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں ابو بکر الجزائری اپنی تفسیر ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر میں لکھتے ہیں :

"أي لم يخلقهما للهو ولا للعب"[8] یعنی جنات اور انسان کو کھیل کود کے لیے نہیں پیدا کیا۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

"وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ"[9]

اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں کھیلنے کے لیے۔

چونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد اصلی اس دنیا میں اللہ کی عبادت اور بندگی کرنا ہے لہٰذا ہر ایسی سرگرمی جس کی وجہ سے اللہ تعالی کی عبادت میں اور اس کی بندگی میں خلل آتا ہو اس سے اجتناب کیا جائے گا۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ"[10]

ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے کے لیے کھیل کود کی باتوں کے خریدار بنتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں التفسیر المیسر میں لکھا ہے :

"وهو كل ما يُلهي عن طاعة الله ويصد عن مرضاته- ليضلَّ الناس عن طريق الهدى إلى طريق الهوى"[11]

ترجمہ: اور یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو اللہ کی اطاعت سے روکتی ہیں اور اس کی خوشنودی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں- تاکہ لوگوں کو ہدایت کے راستے سے خواہش پرستی کی راہ پر گامزن کردے۔

تفسیر مظہری میں اس آیت کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کے اس کا مورد نزول اگرچہ کوئی خاص چیز ہو یعنی گانا بجانا، عجمیوں کے قصے کہانیاں، داستانیں وغیرہ لیکن الفاظ عام ہیں لہٰذا عموم الفاظ قابل اعتبار ہیں۔ اس لیے اس کے عموم کا ہی اعتبار کر کے اس میں ہر لہو لعب مراد لیا جائے گا۔

چنانچہ تفسیر مظہری میں ہے:

"قلت مورد النص وان کان خاصّا وهو الغناء او قصص الأعاجم لكن اللفظ عام والعبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب ومن اقال قتادة هو كل لهو ولعب"[12]

ترجمہ: میں کہتا ہوں مورد نزول اگرچہ کوئی خاص چیز ہو غنا (گانا) ہو یا عجمی قصے، لیکن الفاظ عام ہیں اور عموم الفاظ قابل اعتبار ہیں اسی لیے قتادہ نے کہا کہ آیت میں ہر لہو لعب مراد ہے۔

نیز بخاری شریف میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب باندھا جس میں فرمایا کہ ہر وہ کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے وہ باطل ہے اور اس ترجمۃ الباب میں سورۃ لقمان کی چھ نمبر آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ذکر کی ہے۔

چنانچہ امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری میں ترجمۃ الباب یوں باندھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بَابٌ: كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ}"[13]

ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے باطل ہے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کے آو میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں اور اللہ تعالی کا ارشاد: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے کے لیے کھیل کود کی باتوں کے خریدار بنتے ہیں۔

امام بخاری نے تفریح اور کھیل کود کے لیے گویا ایک ضابطہ بیان فرما دیا کے اگر کوئی تفریح ایسی ہو جس کی وجہ سے اللہ کی عبادت و اطاعت میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو حرام اور باطل ہے۔

چنانچہ اس کی تشریح میں علامہ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں:

"إذا شغله أي شغل اللاهي به عن طاعة الله أي كمن النهي بشيء من الأشياء مطلقاسواء كان مأذونا في فعله أو منهيا عنه كمن اشتغل بصلاة نافلة أو بتلاوة أو ذكر أو تفكر في معاني القرآن مثلا حتى خرج وقت الصلاة المفروضة عمدا فإنه يدخل تحت هذا الضابط وإذا كان هذا في الأشياء المرغب فيها المطلوب فعلها فكيف حال ما دونها"[14]

اگر لہو لعب اللہ کی اطاعت کرنے سے مشغول کر دیتے ہوں، پھر چاہے ان کی ممانعت وارد ہوئی ہو یا نہیں یعنی وہ جائز ہو یا ناجائز۔ جیسے نفل نماز، تلاوت، ذکر یا قرآن کے معانی میں غور وفکر کرنا یہاں تک کے اس کی وجہ سے قصداً فرض نماز

کا وقت نکل جائے تو یہ بھی اس اصول اور ضابطہ کے تحت آئیں گے، اور جب یہ ان کاموں کا حکم ہے جن کا کرنا مرغوب اور مطلوب ہے، تو ان کے علاوہ یعنی جو مطلوب نہ ہوں ان کا کیا حال ہو گا؟

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کے ہر وہ چیز جو اللہ کی عبادت سے دور کرنے کا ذریعہ ہوں اور اللہ کی بندگی اور فرائض میں رکاوٹ ہوں وہ ناجائز اور ممنوع ہیں، چاہے وہ مباح یا مستحب ہی کیوں نہ ہوں اگر ان کی وجہ سے فرائض میں کوتاہی ہو گی تو یہ عمل جائز نہیں ہوں گے جیسا کہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا عبارت میں بیان فرمایا کہ اگر نفل نماز، تلاوت قرآن،، ذکر اللہ، یا قرآن کے معانی میں غور فکر میں انہماک، اتنا ہو کہ اس کی وجہ سے فرائض کی ادائیگی میں خلل آتا ہو تو اسی ضابطہ کے تحت آئیں گے جو امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں ذکر فرمایا کہ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے باطل ہے۔

اب ذرا سوچیے کہ نوافل، تلاوت قرآن، ذکر اللہ، قرآن کے معانی و مطالب میں غور و فکر یہ تمام وہ اعمال ہیں جو باعث اجر و ثواب ہیں لیکن اگر ان کی وجہ سے فرائض میں کمی کوتاہی واقع ہو رہی ہے تو ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان کو باطل قرار دیا ہے۔ تو وہ کھیل اور تفریحات جو صرف مباح ہیں ان کا حکم تو بطریق اولی باطل کا ہی ہو گا۔

البتہ سورۃ لقمان کی مذکورہ بالا آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ کی تفسیر میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اپنی تفسیر معارف القرآن میں انتہائی سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔ جس سے تفریح اور کھیل کے جواز و عدم جواز کا کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ کے تفریح اور کھیل کی کس حد تک اسلام میں اجازت ہے۔

چنانچہ مفتی شفیع رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> "یہ بات تفصیل سے آچکی ہے کہ مذموم اور ممنوع وہ لہو اور کھیل ہے جس میں کوئی دینی دنیوی فائدہ نہیں، جو کھیل بدن کی ورزش، صحت اور تندرستی باقی رکھنے کیلئے یا کسی دوسری دینی دنیوی ضرورت کیلئے یا کم از کم طبیعت کی تکان دور کرنے کیلئے ہوں اور ان میں غلو نہ کیا جائے کہ انہی کو مشغلہ بنالیا جائے اور ضروری کاموں میں ان سے حرج پڑنے لگے تو ایسے کھیل شرعاً مباح اور دینی ضرورت کی نیت سے ہوں تو ثواب بھی ہیں۔"[15]

اسی طرح مفتی شفیع صاحب اگلے صفحے پر رقمطراز ہیں:

> "ایک حدیث میں ارشاد ہے: "روّحوا القلوب ساعة فساعة" اخرجه ابو داؤد فی مراسیله عن ابن شهاب مرسلا. یعنی تم اپنی قلوب کو کبھی کبھی آرام دیا کرو۔ جس سے قلب و دماغ کی تفریح اور اس کیلئے کچھ وقت نکالنے کا جواز ثابت ہوا۔ شرط ان سب چیزوں میں یہ ہے کہ نیت ان مقاصدِ صحیحہ کی ہو جو ان کھیلوں میں پائے جاتے ہیں، کھیل برائے کھیل مقصد نہ ہو اور وہ بھی بقدرِ ضرورت ہو، اس میں توسّع اور غلو نہ ہو، اور وجہ ان سب کھیلوں کے جواز کی وہی ہے کہ در حقیقت یہ جب اپنی حد کے اندر رہوں تو لَہو کی تعریف میں داخل ہی نہیں۔"[16]

گو کہ اس تفصیل سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ فی نفسہ تفریح اور کھیل کی ممانعت نہیں بلکہ ایسے کھیل جن میں کوئی دین یا دنیا کا فائدہ ہو، جسمانی اور روحانی طور پر انسان کو چست اور صحت مند رکھنے کا ذریعہ ہوں، عبادات اور احکام خداوندی کی بجاآوری کے لیے معاون و مددگار ہوں، تو ایسی تفریح اور کھیل کی گنجائش اسلام میں موجود ہے۔ بلکہ اس کے اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔
اسی طرح قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ"[17] ترجمہ: اور جہاں تک تم سے ہو سکے کافروں کے مقابلے میں قوت تیار کر کے رکھو۔

اس قوت کے حصول میں جسمانی صحت، اعصابی قوت، اور آلات حرب تمام آتے ہیں، اور صحت مند رہنا، ذہنی سکون، جسمانی صحت، ورزش، تفریح اور بعض کھیلوں کے ذریعے ممکن ہے۔
چناچہ احادیث مبارکہ میں بھی اس قسم کے تفرح اور کھیلوں کی ترغیب آئی ہے۔اور سیرت طیبہ میں ایسی تفریح اور کھیل کی مثالیں موجود ہیں۔

سنت رسول اور سیرت طیبہ کی روشنی میں تفریح کے اصول اور اساسیات کا تحقیقی جائزہ:

چونکہ اسلام ایک دین فطرت ہے، اور کسی فطری تقاضے پر پابندی اور اس کو دبانے کے حق میں نہیں، فطری تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کچھ وقت تفریح اور کھیل میں بھی صرف ہو، کیونکہ کھیل اور تفریح جسمانی صحت اور ذہنی سکون کے حصول کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے ان فطری تقاضوں کو پورا کرنے کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ ایک قوی مومن ہی اللہ کے احکامات، عبادات پر زیادہ بہتر طریقے سے عمل پیرا ہو سکتا ہے، بنسبت کمزور مومن کے۔
چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

> "عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المؤمن القوي، خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف"[18]
>
> حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضبوط مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تین لہو لعب ایسے ہیں جو جائز ہیں، ایک گھوڑا سدھانا، اپنی بیوی کے ساتھ کھیل کود، اور تیر اندازی کرنا، گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب فرمائی ہے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

> "لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ: تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ، وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ"[19]
>
> لہو لعب میں تین طرح کا لہو لعب جائز ہے: ایک آدمی کا گھوڑے کی تربیت کرنا، اپنی بیوی سے کھیل کود کرنا، اپنے تیر کمان سے تیر اندازی کرنا۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیر اندازی کرنے اور اس میں شرکت کرنے کی باقاعدہ ترغیب دی ہے۔

چنانچہ بخاری شریف میں ہے:

"مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ» قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟»، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ»"[20]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ بنو اسلم کے چند لوگوں پر گذر ہوا جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسماعیل (علیہ السلام) کے بیٹو! تیر اندازی کرو کہ تمہارے بزرگ دادا اسماعیل (علیہ السلام) بھی تیر انداز تھے۔ہاں! میں بنی فلاں کی طرف سے ہوں۔ بیان کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو تم لوگوں نے تیر اندازی کیوں بند کر دی؟ دوسرے فریق نے عرض کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو بھلا ہم کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تیر اندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

اسی طرح مسلم شریف میں تیز ندازی کی فضیلت کے بارے میں روایت ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر سے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے ترغیب دلا رہے ہیں کے تیر اندازی قوت ہے، اور یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔

چنانچہ مسلم شریف میں ہے:

"أنه سمع عقبة بن عامر، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر، يقول: " {وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة}، ألا إن القوة الرمي، ألا إن القوة الرمي، ألا إن القوة الرمي"[21]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا {وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة} کفار کے خلاف اپنی استطاعت کے مطابق قوت حاصل کرو سنو قوت تیر اندازی ہے، سنو قوت تیر اندازی ہے، سنو قوت تیر اندازی ہے۔

گھڑ دوڑ آج بھی کھیل کے طور پر کھیلا جاتا ہے، اور یہ کھیل چونکہ جسمانی ورزش، اور دشمن کے خلاف تیار رہنے کی ایک تربیت ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے گھڑ دوڑ بھی کروائی اور دوڑ کے لیے گھوڑوں کو تیار بھی کروایا۔

جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ»، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا."[22]

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق رکھی تھی اور عبد اللہ بن عمر نے بھی اس میں شرکت کی تھی۔

کنز العمال میں ایک روایت ہے جس میں ہے کہ مومن مرد کا بہترین کھیل تیراکی ہے اور مومن عورت کا بہترین کھیل سوت کاتنا ہے۔ جیسا کہ کنز العمال میں ہے:

"خير لهو المؤمن السباحة، وخير لهو المرأة المغزل" [23]

" مؤمن کا بہترین کھیل تیراکی ہے اور عورت کا بہترین کھیل سوت کاتنا۔"

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھ کر بھیجا کہ اپنی اولاد کو تیراکی، تیر اندازی، اور گھڑ سواری سکھاو۔

"عن مكحول أن عمر بن الخطاب كتب إلى أهل الشام أن علموا أولادكم السباحة والرمي والفروسية."[24]

مکحول سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھ کر بھیجا کہ اپنی اولاد کو تیراکی، تیر اندازی، اور گھڑ سواری سکھاو۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امراء شام کو خط لکھ کر بھیجا جس میں تیر اندازی، دوڑ نا، لکھنا اور تیراکی سکھانے کا فرمایا ہے۔

چنانچہ کنز العمال میں ہے:

"عن زيد بن حارثة أن عمر بن الخطاب كتب إلى أمراء الشام أن يتعلموا الرمي ويمشوا بين الغرضين حفاة وعلموا أولادكم الكتابة والسباحة."[25]

زید بن حارثہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے امراء شام کو خط لکھ کر بھیجا جس میں تیر اندازی، دو نشانوں کے درمیان دوڑ نا، لکھنا اور تیراکی سکھانے کا فرمایا۔

بخاری شریف میں ہے:

"أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ"[26]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوگئے، جب کہ کچھ حبشی نیزوں کے ساتھ مسجد کے باہر صحن میں کھیل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر سے چھپا رہے تھے اور میں اپ کے شانے اور کان کے درمیان حبشیوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

اور صحیح مسلم میں اس حدیث میں ان الفاظ کا بھی اضافہ کیا ہے کہ:

"ثم يقوم من أجلي، حتى أكون أنا التي أنصرف، فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن، حريصة على اللهو"[27]

پھر آپ میری خاطر کھڑے رہے حتی کہ میں ہی وہاں سے ہٹی تھی، تم نو عمر، کھیل سے شغف رکھنے والی، لڑکی کے کھڑے ہونے کا اندازہ کر لو۔

اس حدیث سے ایک تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نیزہ بازی کا کھیل کھیلنا جائز ہے کیونکہ یہ ایک اچھی ورزش، اور صحت مند اور چست رہنے کا سبب ہے اور کفار سے لڑائی میں کام آنے والا فن ہے، اور اس کے ساتھ یہ بات بھی سمجھ آ رہی ہے کہ خاتون پردے میں رہتی ہوئے اگر بغرض تفریح جبکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو کھیل کو دیکھ سکتی ہے۔ اور اس حدیث میں اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کم عمر تھیں اور اس عمر میں ایسی تفرح پر زیادہ حرص ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود جب تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود وہاں سے نہیں ہٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے رہے تا کہ عائشہ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ سکے۔

بعض محدثین کے مطابق یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے لیکن چونکہ پردہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو مہیا فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا لہٰذا زیادہ مناسب کہنا یہی ہوگا کہ اگر فتنہ کا خطرہ نہ ہو تو خاتون پردے میں رہ کر تفریح طبع کے لیے ایسا کھیل دیکھ سکتی ہے۔

اسی طرح مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ تفریح طبع کے لیے بے تکلفانہ کھیل میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ مستحسن ہے۔

چنانچہ سنن ابی داود میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ: «هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ»[28]

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ میں نے آپ سے دوڑ لگائی اور آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایک سفر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوڑ لگائی اب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تھا تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا آج کی یہ جیت پچھلی ہار کا بدلہ ہے۔

مذکورہ حدیث نبوی سے بیوی کے ساتھ تفریح کرنے اور دوڑ لگانے دونوں باتیں سمجھ میں آ رہی ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ کیونکہ اور لوگوں کی موجودگی میں یہ حیا کے خلاف ہے۔ نیز یہ واقعہ میاں بیوی کے درمیان میں واقع ہوا اس لیے اس کو صرف میاں بیوی کے درمیان تفرح طبع، اور محبت پر ہی محمول کیا جا سکتا ہے، اس واقعہ کو ایسے مقابلوں پر محمول نہیں کیا جا سکتا جس میں غیر محارم کے ساتھ اختلاط ہو اور بے پردگی ہو۔

احادیث مبارکہ میں ایک طرف تو بعض تفریحات اور کھیلوں کی اجازت دی گئی ہے، جبکہ بعض کھیلوں کو منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ شطرنج، کبوتر بازی، جانوروں کو لڑانا، جوا، ناچ، گانا وغیرہ۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من لعب بالنردشير، فكأنما صبغ يده في لحم خنزير ودمه"[29]

جس نے نرد شیر (چوسر) کھیلا اس نے اپنے ہاتھ کو گویا خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگ لیا۔

کبوتر بازی کرنا اور اس میں اتنا منہمک ہو جانا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی ہو، یا اس سے جوا کھیلا جاتا ہو تو ئی بھی ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کے ایک کبوتر کے پیچھے بھاگ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔ یعنی دونوں شیطان ہیں کبوتر کا پیچھا کرنے والا اس لیے شیطان ہے کہ وہ اللہ سے غافل ہے جب کے کبوتر اس لیے شیطان ہے کہ وہ اس شخص کی غفلت اور لاپرواہی کا ذریعہ بن رہا ہے۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً»[30]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتری کا پیچھا کر رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شیطان ایک شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔

گو کہ ذخیرہ احادیث اور سیرت طیبہ میں مذکورہ بالا احادیث اور واقعات کے علاوہ بھی بہت ساری احادیث اور واقعات موجود ہیں لیکن انہی پر اکتفا کیا جا رہا ہے کیونکہ ان سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اسلام تفریح سے منع نہیں کرتا مگر حدود کے اندر رہتے ہوئے اسکی اجازت دیتا ہے۔ جبکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی پابندی کی جائے، حلال و حرام کی رعایت کی جائے، تنشیط اذھان، قوت اعصاب، قوت بدن، صحت مند رہنے کے لیے اور کوئی جائز دنیوی نفع مد نظر ہو یا اخروی فائدے کے لیے ہو۔

فقہ اسلامی کی روشنی میں تفریح کے اصول اور اساسیات کا تحقیقی جائزہ

قرآن وحدیث کے بعد فقہ اسلامی کی روشنی میں بھی تفریح کے اصول اور اساسیات کا جائزہ لیا جائزہ لیتے ہیں کہ فقہ اسلامی میں کھیل کود اور تفریح کے کیا اصول اور اساس ہیں۔

فقہ حنفی میں تفریح کے اصول اور اساس۔۔۔اور اس کا شرعی حکم

احناف کے نزدیک ایسی تفریح اور کھیل جس کا کوئی قابلِ قدر دینی یا دنیاوی فائدہ مقصود ہو وہ جائز ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو، کیونکہ اس سے تفریح طبع، ورزش اور جسم کو تقویت ہوتی ہے جو اہم دنیوی فائدہ ہے۔ اور احکام خداوندی کی بجاآوری کے لیے بھی انسان مستعد رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ فقہاء حنفیہؒ فرماتے ہیں کے ایسے کھیل جس سے اچھے نتائج متعلق ہوں حرام نہیں ہیں۔

چنانچہ فقہ حنفی کی کتاب بدائع الصنائع علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

"اللعب إذا تعلقت به عاقبة حميدة لا يكون حراما،"[31]

ایسے کھیل جن کے ساتھ اچھے نتائج منسلک ہوں حرام نہیں ہیں۔

البتہ ایسی تفریح اور کھیل جن سے شریعت نے منع فرمایا ہو یا ان کی وجہ سے احکام خداوندی کے پورا کرنے میں کوتاہی ہوتی ہو اور اللہ کی یاد میں خلل آتا ہو تو ایسے کھیل حرام اور ناجائز ہیں۔

جیسا کہ ھدایہ میں ہے:

"قوله عليه الصلاة والسلام: "من لعب بالشطرنج والنردشير فكأنما غمس يده في دم الخنزير" ولأنه نوع لعب يصد عن ذكر الله وعن الجمع والجماعات فيكون حراما لقوله عليه الصلاة والسلام: "ما ألهاك عن ذكر الله فهو ميسر"[32]

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جس نے نرد شیر (چوسر) کھیلا اس نے اپنے ہاتھ کو گویا خنزیر کے خون سے رنگ لیے۔" اور اس لیے بھی کہ کھیل کی ایسی قسمیں جو اللہ کی یاد اور جماعت سے روکنے والی ہوں حرام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی وجہ سے حرام ہے کے جو چیز آپ کو اللہ کے ذکر سے مشغول کر دے تو وہ جوا ہے۔

فقہ مالکی میں تفریح کے اصول اور اساس۔۔۔اور اس کا شرعی حکم

اسی طرح فقہ مالکی میں بھی تفریح اور کھیل کی حدود میں رہتے ہوئے کھیلنے کی اجازت دی ہے۔ اور تفریح اور کھیل کو مباح قرار دیا ہے۔

چنانچہ فقہ مالکی کی کتاب مواھب الجلیل شرح مختصر الخلیل میں ہے:

"وَلَمْ يُمْنَعْ الْأَطْفَالُ مِنْ اللَّعِبِ بِالْحَيَوَانِ إذَا وَقَعَ لِبَسْطِ نُفُوسِهِمْ وَفَرْحَتِهِمْ لِقَوْلِهِ - عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ يَا أَبَا عُمَيْرٍ، وَإِنَّمَا يُمْنَعُ مَا كَانَ عَبَثًا لِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ، وَلَا وَجْهِ مَصْلَحَةٍ انْتَهَى. فَظَاهِرُ هَذَا أَنَّ اللَّعِبَ الْيَسِيرَ مُبَاحٌ، فَيَكُونُ الصَّيْدُ لَهُ مُبَاحًا۔"[33]

اور بچوں کو حیوان کے ساتھ کھیلنے سے منع نہیں کیا جائے گا جبکہ اس سے اس کو فرحت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ جس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے: اے ابو عمیر: نغیر نامی چڑیا کا کیا ہوا۔ بلکہ ان کو بے کار اور غیر نفع بخش چیزوں سے منع کیا جائے گا۔ جس میں کوئی مصلحت نہ ہو۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کے تھوڑا سا کھیلنا مباح ہے۔

اسی طرح علامہ رُعینی المالکی فرماتے ہیں کے بچوں کو کھیل کود سے نہیں روکھا جائے گا اور اس کی دلیل میں قرآن کریم کا یوسف علیہ سلام والا واقعہ پیش کرتے ہیں کے، اس کے بھائیوں نے اس اجازت چاہی کے اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ کھیلے کودے۔

چنانچہ مواھب الجلیل میں علامہ رعینی لکھتے ہیں:

" لِأَنَّ اللَّعِبَ مُبَاحٌ لَهُمْ لَا يُمْنَعُونَ مِنْهُ قَالَ ذَلِكَ ابْنُ شَعْبَانَ، وَهُوَ صَحِيحٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى عَنْ إخْوَةِ يُوسُفَ لِأَبِيهِمْ فِي يُوسُفَ أَخِيهِمْ {أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ}"[34]

اس لیے کہ کھیلنا ان بچوں کے لیے مباح ہے اس لیے اس سے منع نہیں کیا جائے گا اور اسی طرح ابن شعبان بھی فرماتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے جس کی دلیل قرآن کریم میں یوسف علیہ السلام کے بارے میں جو اس کے بھائیوں نے اپنے ولد کو کہا: اس کو بھیج دیجئے ہمارے ساتھ کل کو تاکہ خوب کھائے اور کھیلے۔

فقہ حنبلی میں تفریح کے اصول اور اساس۔۔۔اور اس کا شرعی حکم:

فقہاء حنابلہ کے ہاں بھی تفریح اور کھیل کے اصول یہی ہیں کے اگر ان میں کوئی نقصان اور ضرر کا اندیشہ نہ ہو اور ان کی وجہ سے فرائض میں کوتاہی نہ ہو تو ایسی تفریح اور کھیل مباح ہیں۔

چنانچہ ابن قدامہ اپنی کتاب المغنی میں لکھتے ہیں:

"اللعب، إذا لم يتضمن ضررا، ولا شغلا عن فرض، فالأصل إباحته"[35]

ایسے کھیل جن سے کوئی نقصان نہ ہوتا ہو اور نہ یہ فرائض سے رکاوٹ ہوں تو ان میں اصل اباحت ہے۔

اسی طرح ابن قدامہ فرماتے ہیں:

"فأما المسابقة المشروعة بالخيل وغيرها من الحيوانات أو على الأقدام فمباحة"[36]

گھوڑوں اور دوسرے حیوانات میں مقابلے اور دوڑ کے مقابلے مباح ہیں۔

فقہ شافعی میں تفریح کے اصول اور اساس۔۔۔اور اس کا شرعی حکم:

فقہ شافعی میں بھی کھیل کود اور تفریح کا اصول یہی ہیں کے ایسے کھیل جو جسم کے لیے مضر نہ ہوں اور اس کے ذریعے انسان کو قوت ملے اور جنگی فنون میں مہارت حاصل کرے اور اپنا دفاع کر سکے تو یہ مباح ہیں اور بعض دفعہ یہ مستحب کے حکم میں ہوتے ہیں۔

چنانچہ الفقہ المنہجی علی مذہب الإمام الشافعی میں ہے:

"فكل ما لم يعقب أثراً ضاراً في الجسم، وكان من شأنه أن يعود الإنسان على القوة، وفنون القتال، والدفاع عن النفس، فهو مباح، وربما مستحباً ود صارع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ركانة وغلبه."[37]

ہر وہ کھیل جس سے جسم پر کوئی مضر اثرات نہ پڑتے ہوں اور اس سے انسان کے بدن کو قوت حاصل ہوتی ہو، اور جنگی فنون حاصل ہوتے ہوں اور اپنا دفاع کر سکے تو ایسے کھیل مباح ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ کھیل مستحب کے حکم میں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے مقابلہ کیا اور اس کو شکست دی۔

اسی طرح الفقہ المنہجی میں ہے:

"اللهو بالحيوانات: كتحريش الديكة على بعضها، ودفع المواشي إلي التناطح وكالذي يسمي اليوم بمصارعة الثيران، فهو محرم"[38]

جانوروں کے ساتھ کھیلنا: جیسے مرغوں کی لڑائی کرانا، جانوروں کے ساتھ لڑنا جس کو آجکل بل فائٹنگ کہا جاتا ہے، یہ حرام ہے۔

اسی طرح الفقہ المنہجی علی مذہب الإمام الشافعی رحمہ اللہ تعالی میں اس کے مولفین نے کھیل کود اور تفریح کی تین قسمیں ذکر کی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔

"ایک قسم یہ ہے کہ جس میں وقت کا ضیاع ہو، جیسا کہ لطیفوں اور مزاح کی لمبی محفلیں، ایسی تفریحات مکروہ ہیں۔

دوسری قسم جس میں انسان یا انسانی معاشرے کو نقصان پہنچتا ہو جس میں انسان ایسا مشغول ہو جائے کہ فرائض اور واجبات میں کوتاہی ہو اخلاق برے ہوتے ہوں جیسے جھوٹ لڑائی جھگڑا وغیرہ اور اسی طرح ناچ گانے اور ایسی محفلیں جن میں حرام کاموں کا ارتکاب ہوتا ہو تو یہ قسم تفریح کی حرام ہے۔

تیسری قسم جس سے انسان اور معاشرے کو فائدہ پہنچے تفریح اور کھیل کی یہ قسم مباح ہے، اور کبھی یہ مستحب کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے، جیسے تیر اندازی، اور ہر وہ کھیل جو انسان کو کسی طور پر بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔"[39]

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایسی تفریحات اور کھیل جن سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہو چاہے جسمانی ہو یا تفریح طبع کے لیے تو یہ خالص لہو میں داخل نہ ہوں گے، اس لیے جائز ہوں گے اور اگر کسی قسم کا فائدہ نہ ہو تو یہ جائز نہیں ہوں گے یا فائدہ تو ہو لیکن اس کھیل یا تفریح کی ممانعت شریعت مطہرہ میں آئی ہو تو یہ ناجائز ہوں گے۔ جیسے شطرنج وغیرہ کیونکہ ایسے کھیل فائدہ مند نظر آتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ انسان اس میں اس قدر منہمک ہو جاتا ہے کہ اپنے اصلی مقصد حیات سے غافل ہو کر اسی کو مقصد حیات گردان لیتا ہے۔ بعض دفعہ لڑائی جھگڑے اور قتل وقتال جیسے مفاسد پیدا ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ بحث وتجاویز وسفارشات:

مذکورہ علمی اور تحقیقی مقالے میں ''اسلام میں تفریح کے اصول اور اساسیات'' کا قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں علمی اور تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مرد ہوں یا خواتین ان کے لیے تفریح طبع، کھیل، ورزش وغیرہ صحت مند اور توانا رہنے، یا کسی بھی جائز فائدے کے لیے چاہے وہ دینی ہو یا دنیوی فی نفسہ جائز ہے۔ چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ، تیر اندازی اور تیراکی کی تعریف فرمائی ہے کیونکہ ان کھیلوں سے انسان کی قوت وطاقت میں اضافہ ہوتا ہو اور وہ چست اور صحت مند رہتا ہے، لیکن اسلام میں جس طرح ہر معاملے میں اصول وضوابط ہیں اسی طرح تفریح کے اصول اور اساس بھی وضع کئے گئے ہیں۔

اس مقالے میں ان حدود وقیود کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان مرد وعورت کے لیے تفریح اگرچہ فی نفسہ جائز ہے بشرط یہ کہ اس کو مقصد حیات نہ بنایا جائے، اس کی وجہ سے اپنے اوقات کو ضائع نہ کیا جائے، فرائض اور حقوق میں کمی کوتاہی سے اجتناب کیا جائے، اس میں کوئی خلاف شرع کام (جیسا کہ بے پردگی، غیر محارم سے اختلاط ناچ گانا، موسیقی، جوا، اسراف، غیر شرعی لباس وغیرہ) کا ارتکاب نہ ہو

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام تفریح سے منع نہیں کرتا لیکن ایک مسلمان چاہے مرد ہو یا خاتون اس کی زندگی کا ہر، ہر لمحہ انتہائی قیمتی ہے، اس لئے ایک مسلمان اپنا وقت بے مقصد کھیل اور فضول کاموں میں صرف نہ کرے، بلکہ جس کام میں دینی یا دنیوی خاطر خواہ فائدہ ملے اس کو اختیار کرے، لہٰذا مذکورہ بالا اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے تو تفریح اور کھیل کی اسلام میں اجازت ہے۔

حواشی، حوالہ جات

[1] - https://ur.wikipedia.org/wiki/: تفریح۔

[2] - القرآن: یونس ۱۰ – ۵۸

Al Quran: Younas:10-58

[3] - القرآن: آل عمران ۳– ۱۷۰

Al Quran: Younas:3-170

[4] - ابو داود، سلیمان بن الأشعث بن إسحاق، السجستانی(المتوفی۲۷۵) سنن ابی داود، کتاب الجہاد، بَابٌ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ، بیروت،المکتبة العصرية(س-ن) ۳/ ۲۶، رقم الحديث:۲۵۶۲۔

Abu Daood, Suleman bin Al Ashas bin Ishaq Al Sajistani Sunnan Abi Daood, Kitab ul Jihad, Baab: Tahreesh bainal Bahaim (Almaktaba tul Asria) V:3, P:26 H:2562

[5] ۔https://ur.wikipedia.org/wiki۔بل فائیٹنگ :/

[6] - النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني،سنن النسائی، كتاب الضحايا، من قتل عصفوراً بغير حقها، حلب، مكتب المطبوعات الإسلامية (۱۴۰۶هـ – ۱۹۸۶ء)۲۳۹/۷ رقم الحديث:۴۴۴۶۔

Al Nisai, Abu Abdur Rehman bin Ahmed bin Shoaib bin Ali Al Kurasani, Sunnan Nisai, Kitab ul Zahaya, Baab: Man Qatala Usfooran Bigair Haqiha(Almatbuaat Ula Islamia 1406- 1986) V:7, P:239 H:4446

[7] - القرآن: الذاریات:۵۱: ۵۶

Al Quran: AL Zaryaat:51-56

[8] - الجزائري، جابر بن موسى بن عبد القادر بن جابر أبو بكر، أيسر التفاسير لكلام العلي الكبير، سورة الذاريات الايه:۵۶ المملكة العربية السعوديه، مکتبه العلوم والحكم، المدينة المنورة(۱۴۲۴ھ۲۰۰۳ء)۱۷۱/۵۔

Al Jazairi, Jabir Bin Moosa bin Abdul Qadir bin Jabir Abu Bakar,Aiysar ut Tafaseer li Kalam Ul Kabeer Suratu Zaryaat Al Ayya 156(Al Maktabatul Uloom Almadina Al Munawara 1444- 2003) V:5, P:171

[9] - القرآن:الدخان :۴۴: ۳۸

Al Quran: Aldukan:44-38

[10] - القرآن:لقمان،۳۱: ۶

Al Quran: Luqman:31-6

[11] - نخبة من أساتذة التفسير، التفسير الميسر، سورة لقمان-الاية:۶ السعودية، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف(۱۴۳۰ھ- ۲۰۰۹ء)۴۱۴/۱۔

Nukhbatu min Asatizatu Tafseer, Al Tafseer ul Muyasar, Sura Luqman, Al Ayya 6(Al Majma Al Malik Fahad Li Tabaat Al Mushaf Al Shareef Al Saudia 1430- 2009) V:1, P:414

[12]- پانی پتی، قاضی ثناء الله، التفسیر المظہری، سورة لقمان۔الایة:۶، الباکستان ،المکتبه الرشدیة-(س۔ن)۲۴۷/۷۔

Pani Pati , Qazi Sanaullah, Sura Luqman, Al Ayya 6(Al Maktaba Al Rasheedia) V:7, P:247

[13]- بخاری، محمد بن اسماعیل ابوعبد الله، الجامع الصحیح، كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ ، بَابٌ: كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ، بیروت، دارطوق النجاة (۱۴۲۲ھ) ۶۶/۸۔

Bukari,Muhammad Bin Ismail Abu Abdullah,Al Jami Al Sahih, Kttab ul Istizan, Baab: Kul Lahwin Batil Iza Shagal un Taat i allah(Dar Tawqun Nija Berut 1422) V:8, P:66

[14]- ابن حجر العسقلانی، أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل، ، كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ ، بَابٌ: كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ، بیروت،دار المعرفة (۱۳۷۹ھ) ۳/۱۱۔

Abn Hajar Asqalani ,Ahmed Bin Ali Bin Haja Abul Fazal, Kttab ul Istizan, Baab: Kul Lahwin Batil Iza Shagal un Taat i allah(Dar Al Marifa Berut 1378) V:11, P:3

[15]- محمد شفیع، مفتی،معارف القرآن، سورة لقمان،الایه:۶،کراچی،پاکستان، ادارة المعارف(۱۴۲۷ھ۔۲۰۰۶ء)۲۳/۷۔

Muhammad Shafi, Mufti, Sura Luqman, Al Ayya 6(Idar tul Muarif Karachi Pakistan 1427-2006) V:7, P:23

[16]- محمد شفیع، مفتی،معارف القرآن، سورة لقمان،الایه:۶،کراچی،پاکستان، ادارة المعارف(۱۴۲۷ھ۔۲۰۰۶ء)۲۴/۷۔

Muhammad Shafi, Mufti, Sura Luqman, Al Ayya 6(Idar tul Muarif Karachi Pakistan 1427-2006) V:7, P:24

[17]- القرآن:الأنفال۸: ۶۰

Al Quran: Al Anfal:8-60

[18]- النیسابوری،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري،(المتوفی:۲۶۱) صحیح مسلم،کتاب القدر، باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله وتفویض المقادیر لله،بیروت،دار إحیاء التراث العربی(س۔ن)۲۰۵۲/۴ رقم الحديث:۲۶۶۴۔

Al Nishapuri, Muslim Bin Al Hajaj Abu Al Hasan Al Qushairi, Sahih Muslim, Kitab ul Qadar, Baab: Al Amr bil qowa w tarkul ejiz wal istianat bi Allah…(Dar Ahya Turas al Arabia) V:4, P:13 H:2513

[19]- ابو داود، سلیمان بن الأشعث بن إسحاق، السجستانی(المتوفی۲۷۵) سنن ابی داود، کتاب الجہاد، باب فی الرمی،بیروت،المکتبة العصریة(س۔ن) ۳/ ۱۳، رقم الحديث:۲۵۱۳۔

Abu Daood, Suleman bin Al Ashas bin Ishaq Al Sajistani Sunnan Abi Daood, Kitab ul Jihad, Baab: Al Ramyi (Almaktaba tul Asria Berut) V:3, P:13 H:2513

[20]- بخاری، محمد بن اسماعیل ابوعبد الله، الجامع الصحیح، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ، بیروت، دارطوق النجاة (۱۴۲۲ھ) ۳۸/۴-رقم الحدیث: ۲۸۹۹-

Bukari,Muhammad Bin Ismail Abu Abdullah,Al Jami Al Sahih, Kttab ul Jihad wa Syar, Baab:Tahreez Al Ramyi(Dar Tawqun Nija Berut 1422) V:4, P:38, H:2899

[21]- النیسابوری،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیري،(المتوفى:۲۶۱) صحیح مسلم،کتاب الاماره، باب فضل الرمي والحث علیه الخ-بیروت،دارإحیاء التراث العربی(س-ن)۱۵۲۲/۳ رقم الحدیث:۱۹۱۷-

Al Nishapuri, Muslim Bin Al Hajaj Abu Al Hasan Al Qushairi, Sahih Muslim, Kitab ul Imarah, Baab: Fazlu Ramyi Wal Has alai(Dar Ahya Turas al Arabia, Berut) V:2, P:1522 H:1917

[22]- بخاری، محمد بن اسماعیل ابوعبد الله، الجامع الصحیح، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، ب بَابُ إِضْمَارِ الخَيْلِ لِلسَّبْقِ، بیروت، دارطوق النجاة (۱۴۲۲ھ) ۳۱/۴-رقم الحدیث: ۲۸۶۹-

Bukari,Muhammad Bin Ismail Abu Abdullah,Al Jami Al Sahih, Kttab ul Jihad wa Syar, Baab:Izmar ul Khail li Sabaq(Dar Tawqun Nija Berut 1422) V:4, P:31, H:2869

[23]- المتقی الهندی، علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان(المتوفى:۹۷۵)کنز العمال، کتاب اللهو واللعب والتغنی من قسم الأقوال، اللهو المباح، مؤسسة الرسالة(۱۴۰۱ھ-۱۹۸۱ء)۱۵/ ۲۱۱ رقم الحدیث:۴۰۶۱۱-

Al Mutaqi Al Hindi, Alaudin Ali bin Hsamuddin Ibn Qazi Khan, Kanzul Ummal Kitabul Lahwo wa Laeib wa Tgani min Qism al Aqwal al Lahwal Mubah (Moasas tul Risalat 1401-1981) V:15, P: 211,H:40611

[24]- المتقی الهندی، علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان(المتوفى:۹۷۵)کنز العمال، کتاب الجهاد، باب في آدابه، فصل في آداب متفرقة، مؤسسة الرسالة(۱۴۰۱ھ-۱۹۸۱ء)۴/ ۲۷۹، رقم الحدیث:۱۱۳۸۶-

Al Mutaqi Al Hindi, Alaudin Ali bin Hsamuddin Ibn Qazi Khan, Kanzul Ummal Kitabul Al Jihad, Baab: Aadabi, Faslu Fi Aadab ul Mutafariqa (Moasas tul Risalat 1401-1981) V:4, P: 279,H:11386

[25]- المتقی الهندی، علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان(المتوفى:۹۷۵)کنز العمال، کتاب الجهاد، باب في آدابه، فصل في آداب متفرقة، مؤسسة الرسالة(۱۴۰۱ھ-۱۹۸۱ء)۴/ ۲۷۹، رقم الحدیث:۱۱۳۸۷-

Al Mutaqi Al Hindi, Alaudin Ali bin Hsamuddin Ibn Qazi Khan, Kanzul Ummal Kitabul Al Jihad, Baab: Aadabi, Faslu Fi Aadab ul Mutafariqa (Moasas tul Risalat 1401-1981) V:4, P: 279,H:11386

[26]- بخاری، محمد بن اسماعیل ابوعبد الله، الجامع الصحیح، کتاب الصلاة، بَابُ أَصْحَابِ الحِرَابِ فِي المَسْجِدِ، بیروت، دارطوق النجاة (۱۴۲۲ھ) ۹۸/۱-رقم الحدیث: ۴۵۴-

Bukari,Muhammad Bin Ismail Abu Abdullah,Al Jami Al Sahih, Kttab Al Salat Baab:Ashabul Kirab fil Masjid(Dar Tawqun Nija Berut 1422) V:1, P:98,H:454

[27]- النیسابوری،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري،(المتوفى:٢٦١) صحیح مسلم،کتاب الصلاة العیدین، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد-بيروت،دار إحياء التراث العربی(س-ن)٢/٦٠٩، رقم الحديث:٨٩٢-

Al Nishapuri, Muslim Bin Al Hajaj Abu Al Hasan Al Qushairi, Sahih Muslim, Kitab ul Al Salat ul Eidain, Baab: Al Ruksat fil Laib(Dar Ahya Turas al Arabia, Berut) V:3, P:609 H:892.

[28]- ابو داود، سليمان بن الأشعث بن إسحاق، السجستانی(المتوفى٢٧٥) سنن ابی داود، کتاب الجهاد، بَابٌ فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ، بيروت،المكتبة العصرية(س-ن) ٣/ ٢٩، رقم الحديث:٢٥٧٨-

Abu Daood, Suleman bin Al Ashas bin Ishaq Al Sajistani Sunnan Abi Daood, Kitab ul Jihad, Baab: Al Sabaq al Rijal(Almaktaba tul Asria Berut) V:3, P:29 H:2578.

[29]- النیسابوری،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري،(المتوفى:٢٦١) صحیح مسلم،کتاب الشعر، باب تحريم اللعب بالنردشيربيروت،دار إحياء التراث العربی(س-ن)٤/١٧٧٠، رقم الحديث:٢٢٦٠-

Al Nishapuri, Muslim Bin Al Hajaj Abu Al Hasan Al Qushairi, Sahih Muslim, Kitab ul Al Shair, Baab: Tahreem ul laib bi Nard Shair(Dar Ahya Turas al Arabia, Berut) V:4, P:1770 H:2260

[30]- ابو داود، سليمان بن الأشعث بن إسحاق، السجستانی(المتوفى٢٧٥) سنن ابی داود، کتاب الادب، بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ ، بيروت،المكتبة العصرية(س-ن) ٤/ ٢٨٥، رقم الحديث:٤٩٤٠-

Abu Daood, Suleman bin Al Ashas bin Ishaq Al Sajistani Sunnan Abi Daood, Kitab ul Addab, Baab: Al Laab bil Hmam (Almaktaba tul Asria Berut) V:4, P:285 H:4940

[31]- الكاساني ،علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد الحنفی،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ، کتاب السباق ، بیروت- دار الكتب العلمية(١٤٠٦هـ- ١٩٨٥م) ٦/٢٠٦-

Al Kasani,Alauudin Abubakar bn Masood bin Ahmed Al Hanfi, Baday Wa Sanay fi trteb us Sharayi,Kitab al sabaq,Darul Kutab Al Ilmia,Berut (1406-1985)V:6, P:206.

[32]- المرغيناني،علي بن أبي بكر بن عبد الجليل، أبو الحسن برهان الدين، الهداية في شرح بداية المبتدي ، کتاب الکراهية ، مسائل متفرقة، بیروت- دار احياء التراث العربي(س-ن)٣/٣٨٠-

Al Murginani,Ali bin Abi Bakar Bin Abdul Jaleel abul Hasan Burhanuddin, Al Hidaya fi Bidaytul Mubtadi,Kitab al Karahiat, Masail Mutafriqa,Darul Al Ahia al Al Turas Al Arabia, Berut V:3, P:380.

[33]- الرُّعينی، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن محمد بن عبد الرحمن الطرابلسی المالکی،مواهب الجليل في شرح مختصر خليل، بَابُ الذَّكَاةِ، فَرْعٌ فِي كَرَاهَةِ أَكْلِ الْبَقَرِ تُعَرْقَبُ عِنْدَ الذَّبْحِ،بیروت، دار الفکر(١٤٢٢هـ، ١٩٩٢ء) ٣/٢٢٢-

Al Ruaini, Shams ud Din Abu Abdullah Muhammad Bin Muhammad bin Abdur Rehman Al Tarablasi Al Malaki,Muahib ul Jaleel fi Shar Muktasarul Kaleel, Baab uz Zakat,Farun fi Kirahatul Akal..,Darul Fikar Berut(1422-1992)V:3, P:222.

[34]- الرُّعینی، شمس الدین أبوعبد الله محمد بن محمد بن عبد الرحمن الطر ابلسی المالکی،مواهب الجلیل في شرح مختصرخلیل، کتاب البیوع، الفرع الْخَامِس شِرَاءُ الدَّوَّامَات وَشِبْهِهَا لِلصِّبْيَانِ ،بیروت، دارالفکر(۱۴۲۲ھ، ۱۹۹۲ء) ۲۶۶/۴۔

Al Ruaini, Shams ud Din Abu Abdullah Muhammad Bin Muhammad bin Abdur Rehman Al Tarablasi Al Malaki,Muahib ul Jaleel fi Shar Muktasarul Kaleel, Kitabul Buyeo, Al Faru Al Kamis Shirau Dawamat Darul Fikar Berut(1422-1992)V:4, P:266.

[35]- ابن قدامه، أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الحنبلی(۶۲۰ھ) المغنی، مسالة العدالة في الشهادة، فصل حکم الشهادة للمتسابق في المسابقة المشروعة بالخيل وغيرها،مکتبة القاہرة،(۱۳۸۸ھ، ۱۹۶۸ء)۱۵۳/۱۰۔

Ibn Qudama, Abu Muhammad Moafiquddin Abdullah bin Ahmed bin Muhammad Qudama Al Hambli, Al Mugni,Masalatul Adala fi Shahada, Fasl Hukmu Shahada lil Mutasabiqa..., Maktaba Al Qahira(1388-1968)V:10,P:153.

[36]- ابن قدامه، أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الحنبلی(۶۲۰ھ) المغنی، مسالة العدالة في الشهادة، فصل حکم الشهادة للمتسابق في المسابقة المشروعة بالخيل وغيرها،مکتبة القاہرة،(۱۳۸۸ھ، ۱۹۶۸ء)۱۵۳/۱۰۔

Ibn Qudama, Abu Muhammad Moafiquddin Abdullah bin Ahmed bin Muhammad Qudama Al Hambli, Al Mugni,Masalatul Adala fi Shahada, Fasl Hukmu Shahada lil Mutasabiqa..., Maktaba Al Qahira(1388-1968)V:10,P:153.

[37]- مُصطفى الخِنْ، الدكتور، مُصطفى البُغا، الدكتور،شربجی،علی، الفقه المنهجی على مذهب الإمام الشافعی، أصْنَاف اللهو الجَائِزَةَ والمحرمَة، تطبيق هذه الأحكام،دمشق، دار القلم للطباعة والنشر والتوزيع(۱۴۱۳ھ، ۱۹۹۲ء)۱۶۷/۸۔

Mustafa Al Khin, Doctor, Mustafa Al Bugha, Doctor, Sharbiji, Ali, Al Fiqhul Manhaji Ala Mazhabil Imam Al Shafi, Asnaf Al Lahwo Al Jayza wal Muharma, Tatbiq Hazihil Al Ahkam, Darul Qalam li Tabaat wan Nashar wa Tauzee(1413-1992)V:8,P:167.

[38]- مُصطفى الخِنْ، الدكتور، مُصطفى البُغا، الدكتور،شربجی،علی، الفقه المنهجی على مذهب الإمام الشافعی، أصْنَاف اللهو الجَائِزَةَ والمحرمَة، تطبيق هذه الأحكام،دمشق، دار القلم للطباعة والنشر والتوزيع(۱۴۱۳ھ، ۱۹۹۲ء)۱۶۶/۸۔

Mustafa Al Khin, Doctor, Mustafa Al Bugha, Doctor, Sharbiji, Ali, Al Fiqhul Manhaji Ala Mazhabil Imam Al Shafi, Asnaf Al Lahwo Al Jayza wal Muharma, Tatbiq Hazihil Al Ahkam, Darul Qalam li Tabaat wan Nashar wa Tauzee(1413-1992)V:8,P:166.

[39]- مُصطفى الخِنْ، الدكتور، مُصطفى البُغا، الدكتور،شربجى،على، الفقه المنهجى على مذهب الإمام الشافعى، أصْنَاف اللهو الجَائِزةَ والمحرمَة،دمشق، دار القلم للطباعة والنشروالتوزيع(١٤١٣هـ، ١٩٩٢ء)٨/١٦٥-

Mustafa Al Khin, Doctor, Mustafa Al Bugha, Doctor, Sharbiji, Ali, Al Fiqhul Manhaji Ala Mazhabil Imam Al Shafi, Asnaf Al Lahwo Al Jayza wal Muharma, Tatbiq Hazihil Al Ahkam, Darul Qalam li Tabaat wan Nashar wa Tauzee(1413-1992)V:8,P:167.